

ہشدارهای موازی - شماره چهارم

ایمان کی بنیادیں اور فراموشی کا خطرہ: نبوت اور تاریخ سے اسباق

Jeff Pippenger

2023-08-08

او دانش را به که خواهد آموخت؟ و فهم تعلیم را به که خواهد بخشید؟ آنان را کہ از شیر بازگرفته شده‌اند و از پستان‌ها جدا گردیده‌اند.

زیرا حکمی باید بر حکمی باشد، حکمی بر حکمی؛ سطری بر سطری، سطری بر سطری؛ اینجا اندکی و آنجا اندکی:

زیرا او با لب‌هایی لکنت‌آمیز و به زبانی دیگر با این قوم سخن خواهد گفت؛ همانان کہ بدیشان گفت: «این است آرامشی کہ بدان می‌توانید خسته‌دلان را آرامش بخشید؛ و این است آسایش.» اما ایشان نخواستند بشنوند.

لیکن آن کے لیے خداوند کا کلام حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا اور وہاں تھوڑا تھا؛ تاکہ وہ چلیں، اور پیچھے کو گر پڑیں، اور ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں، اور پھندے میں پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔ یسعیاہ 28:9-13.

این آیات از اشعیا بارها در «جداول حقوق» مورد خطاب قرار گرفته‌اند. در اینجا فقط لازم است برای افزودن یک یا دو نکته به بحث کنونی، اشاره‌ای کوتاه به این آیات پیشین داشته باشم. این بخش، قومی را نشان می‌دهد کہ در آزمونی شکست می‌خورند، زیرا «رفته، به عقب می‌افتند، و شکسته می‌شوند، و به دام افتاده، و گرفتار می‌گردند.» آنان قومی بودند کہ در آزمونی مربوط به این امر ناکام ماندند کہ خدا چه کسانی را می‌کوشد «تعلیم» دهد تا «معرفت» یا «تعلیم» را «بفهمند». این آزمونی بود کہ بر فهم افزایش معرفت بنا شده بود؛ بنابراین همان آزمونی بود کہ در باب دوازدهم دانیال، حکیمان را از شریران جدا می‌ساخت، زیرا همه انبیا با یکدیگر موافق‌اند و پایان جهان را مشخص می‌کنند. در دانیال دوازده، «حکیمان» می‌فهمند، اما «شریران» افزایش معرفت را درک نمی‌کنند.

لوگوں کو یسعیاہ کے اس اقتباس میں "خداوند کے کلام" کے ذریعے آزمایا گیا، جسے "وہ سننا نہ چاہتے تھے۔" اور وہ مخصوص "خداوند کا کلام" جسے انہوں نے رد کیا، اور جو انہیں "علم" کے اضافہ کو "سمجھنے" کے قابل بنا سکتا تھا، وہ بائبل اصول تھا جو یہ متعین کرتا ہے کہ نبوتی تواریخ کو درست طور پر کس طرح باہم ہم آہنگ کیا جائے۔ یسعیاہ کے اس اقتباس میں جو گرتے ہیں، انہوں نے اس اصول کو رد کیا جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ کسی نبوتی تاریخ کو سمجھنے کے لیے لازم ہے کہ اس سلسلے کو "یہاں تھوڑا، اور وہاں تھوڑا" تلاش کیا جائے۔ خداوند کا وہ کلام جس نے ایک ایسی آزمائش پیدا کی جسے انہوں نے رد کر دیا، یہ طریقہ تھا کہ نبوتی سلسلوں کو یہاں سے اور وہاں سے منتخب کیا جائے، اور پھر ان منتخب شدہ نبوتی تاریخی سلسلوں میں سے ایک کو ان دوسرے نبوتی تاریخی سلسلوں کے متوازی رکھا جائے جو اسی موضوع پر بحث کرتے ہیں۔ اس طریقے سے سطر پر سطر رکھنے کی اس کاوش کی کامیابی کا انحصار نبوتی تفسیر کے حقیقی قواعد کے اطلاق پر ہے۔ وہ قواعد، جو "احکام" ہیں، انہیں بھی یکجا کیا جانا ہے، اور وہ بائبل کے اندر یہاں اور وہاں پائے جاتے ہیں۔ یسعیاہ کی وہ کنواریاں جو اس آزمائش میں ناکام ہوتی ہیں، اس لیے ناکام ہوتی ہیں کہ وہ اس بنیادی بات کو بھول جاتی ہیں جسے انہیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیے تھا، اور وہ یہ ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

«ما برای آینده هیچ چیزی نداریم که از آن بترسیم، مگر آنکه راہی را کہ خداوند ما را در آن ہدایت کردہ است، و تعلیم او را در تاریخ گذشتہ مان، فراموش کنیم.» Life Sketches, 196.

خدا نویسندهٔ آشفتگی نیست، و یکی از نقاط اتکای این حقیقت آن است کہ ہر نبی در کتاب مقدس همان خط نبوی را شناسایی می کند. ہمہ آنان رویدادہای کاملاً یکسانی را بر آن خط نمی بینند، اما ہموارہ همان خط واحد رویدادہا در پایان جہان است. این، رویدادہایی است کہ بہ پایان مہلت آزمایش می انجامد، و پس از آن ہفت بلای آخر می آید کہ با آمدن دوبارہ مسیح بہ اوج و انجام خود می رسد. ممکن است روایت یک نبی دربارہ قوم امین خدا در آن خط تاریخی باشد، اما شہادت نبی دیگر شاید دربارہ قوم بی وفای خدا، یا ایالات متحدہ، واتیکان، سازمان ملل متحد، بازرگانان زمین، یا اسلام باشد؛ اما آن ہموارہ همان خط واحد است.

پیام الیاس ملاکی، و نیز پیام هایی کہ در مکاشفہ باب های یک، چہارہ و ہجده، و نیز پیام دانیال یازدہ و دوازده بازنمایی شدہ اند، عیناً یک پیام واحد ہستند. ہمہ آن ها همان یک خط تاریخی اند، اما ہر یک سہم ویژہ خود را در این روایت دارند.

آن پیام ویژہ از جہتی تقریباً بہ طور ہمگانی بدفہمیدہ شدہ است کہ تنها اندکی پیش از پایان مہلت آزمون بشر بر قوم خدا آشکار می گردد. با دانستن این کہ پیام ویژہ ہموارہ نسبت بہ فرارسیدن نزدیک پایان مہلت آزمون ہشدار می دہد، شاید روشن ترین نمونہ پایان مہلت آزمون در کتاب مقدس را بررسی خواہیم کرد.

آن کہ ناراست است، بگذار ہمچنان ناراست بماند؛ و آن کہ ناپاک است، بگذار ہمچنان ناپاک بماند؛ و آن کہ عادل است، بگذار ہمچنان عادل بماند؛ و آن کہ مقدس است، بگذار ہمچنان مقدس بماند. مکاشفہ ۱۱:۲۲.

پیش از آن کہ پایان زمان آزمایش در قدس اعلیٰ با کلمات آیہ یازدہم اعلام شود، باید پیامی ہشداردہندہ و نبوی ویژہ از کتاب مکاشفہ، کہ بر خادمان خدا گشودہ شدہ است، ابلاغ گردد.

اور وہ مجھ سے کہتا ہے، اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ لگا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو ناراست ہے، وہ ناراست ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راست باز ہے، وہ راست باز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے، وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 10:22، 11.

درست پیش از ہفت بلای آخر، پیامی نبوی ویژہ ای ہست کہ قوم خدا باید آن را بازشناسند. ہنگامی کہ «زمان نزدیک است»، «نبوت این کتاب» (نبوت مکاشفہ) کہ مہر شدہ بودہ است، باید گشودہ شود. تنها نبوتی در کتاب مکاشفہ کہ مہر شدہ است، نبوت ہفت رعد است.

اور میں نے ایک اور زور آور فرشتہ آسمان سے اترتے دیکھا، جو بادل اوڑھے ہوئے تھا؛ اور اس کے سر پر قوس قزح تھی، اور اس کا چہرہ گویا آفتاب تھا، اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب کھلی ہوئی تھی؛ اور اس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر، اور اپنا بایاں پاؤں زمین پر رکھا، اور بڑی آواز سے پکارا، جیسے شیر دھاڑتا ہے؛ اور جب وہ پکار چکا تو سات رعدوں نے اپنی آوازیں بلند کیں۔ اور جب سات رعد اپنی آوازیں بلند کر چکے، تو میں لکھنے ہی والا تھا؛ کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہتی تھی، جو کچھ سات رعدوں نے کہا ہے اس پر مہر کر دے، اور اسے نہ لکھ۔ مکاشفہ 10:4-10:1.

درست پیش از آن کہ مہلت آزمایش انسان بہ پایان برسد، ہنگامی کہ «وقت نزدیک است»، گشودہ شدن حقیقتی ویژہ از کتاب مقدس رخ خواہد داد کہ «اموری را کہ می باید بہ زودی واقع شود» مشخص می سازد. فرشتہ مقتدر مکاشفہ دہ، عیسی مسیح است کہ ہمچون شیری نعرہ زد.

"وہ قادر فرشتہ جس نے یوحنا کو تعلیم دی، یسوع مسیح کے سوا کوئی کم مرتبہ ہستی نہ تھا۔ اُس کا اپنا دایاں پاؤں سمندر پر اور بایاں خشک زمین پر رکھنا اُس کردار کو ظاہر کرتا ہے جو وہ شیطان کے ساتھ عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر میں ادا کر رہا ہے۔ یہ حالت تمام زمین پر اُس کی کامل قدرت اور اختیار کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کشمکش زمانہ بہ زمانہ زیادہ شدید اور زیادہ مصمم ہوتی گئی ہے، اور اسی طرح جاری رہے گی، یہاں تک کہ اُن آخری مناظر تک، جب تاریکی کی قوتوں کی نہایت ماہرانہ کارگزاری اپنے عروج کو پہنچ جائے گی۔ شیطان، شریر انسانوں کے ساتھ متحد ہو کر، تمام دنیا اور اُن کلیسیاؤں کو جو حق کی محبت کو قبول نہیں کرتیں، فریب دے گا۔ لیکن وہ قادر فرشتہ توجہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ بلند آواز سے پکارتا ہے۔ اسے اُن لوگوں پر اپنی آواز کی قدرت اور اختیار ظاہر کرنا ہے جنہوں نے حق کی مخالفت کرنے کے لیے شیطان کے ساتھ اتحاد کر لیا ہے۔" The Seventh-day Adventist Bible Commentary, volume 7, 971

در پایان، «کلیساہا»یی کہ «شیطان» ایشان را فریب می‌دهد، فریب می‌خورند زیرا محبت «حق» را نپذیرفتند. واژه «حق» در آن بخش از دوم تسالونیکیان که خواهر وایت همین اکنون به آن اشاره کرد، واژه اصلی یونانی است که از واژه عبری ترجمه شده به «حق» مشتق شده است؛ واژه‌ای که از سه حرف عبری ترکیب یافته و نمایانگر آلفا و امگا است. آیا هیچ شاهد کتاب مقدسی وجود دارد که نشان دهد آن حقی که، بر اساس اصل نخستین ذکر، نمایانگر یکی از صفات شخصیت مسیح است، همان حقی است که رد می‌شود و در نتیجه، موجب پدید آمدن ضلالت شدید می‌گردد؟

اکنون، ای برادران، شما را به آمدن خداوند ما عیسی مسیح و به گرد آمدن ما نزد او استدعا می‌کنیم که زود در ذهن خود متزلزل نشوید و مضطرب نگردید، نه به وسیله روح، نه به وسیله کلام، و نه به وسیله نامه‌ای که گویی از ما باشد، چنان‌که روز مسیح رسیده است. مبدا کسی شما را به هیچ‌وجه فریب دهد، زیرا آن روز نخواهد آمد مگر آنکه نخست ارتداد واقع شود و آن مرد گناه، آن پسر هلاکت، آشکار گردد؛ همان که مخالفت می‌ورزد و خویشتن را برتر از هر آنچه خدا خوانده می‌شود یا مورد پرستش است برمی‌افرازد، به گونه‌ای که چون خدا در معبد خدا می‌نشیند و خود را خدا می‌نماید. آیا به یاد ندارید که هنگامی که هنوز نزد شما بوم این چیزها را به شما می‌گفتم؟ و اکنون آنچه را باز می‌دارد می‌دانید، تا او در زمان خود آشکار شود. زیرا سر بی‌دینی هم‌اکنون در کار است؛ فقط آن که اکنون بازمی‌دارد، باز خواهد داشت تا از میان برداشته شود. و آنگاه آن شریر آشکار خواهد شد، که خداوند او را به نفس دهان خود هلاک خواهد کرد و به جلوه ظهور خویش نابود خواهد ساخت؛ همان که آمدنش بر وفق عمل شیطان است، با همه قدرت و آیات و عجایب دروغین، و با هر فریب ناراستی در میان آنان که هلاک می‌شوند، زیرا محبت حقیقت را نپذیرفتند تا نجات یابند. و از این رو خدا برای ایشان گمراهی نیرومند خواهد فرستاد تا دروغ را باور کنند، تا همه آنان که حقیقت را باور نکردند بلکه از ناراستی خشنود شدند، محکوم گردند. ۲ تسالونیکیان ۱:۱۲-۱۳.

این بخش از تسالونیکیان بارها در «جداول حبقوق» مورد بررسی قرار گرفته است؛ از این رو، در اینجا تنها به توضیحی کوتاه بسنده می‌کنیم. آنچه خواهر وایت «عمل شگفت‌انگیز شیطان» می‌خواند، همان است که پولس آن را «عمل شیطان با کمال قدرت و آیات و عجایب دروغین» می‌نامد. عمل فریبنده‌ای که خواهر وایت و پولس به آن اشاره کرده‌اند، از قانون یکشنبه در ایالات متحده آغاز می‌شود.

"با صدور فرمانی که نهاد پاپیت را برخلاف شریعت خدا برقرار می‌سازد، ملت ما خود را به طور کامل از عدالت جدا خواهد کرد. هنگامی که پروتستان‌یسم دست خود را از فراز این شکاف دراز کند تا دست قدرت روم را بفشارد، هنگامی که از فراز این ورطه دست دراز کند تا با روح‌گرایی دست دهد، هنگامی که کشور ما، تحت تأثیر این اتحاد سه‌گانه، هر اصل قانون اساسی خود را به عنوان حکومتی پروتستان و جمهوری خواه مردود شمارد، و برای گسترش دروغ‌ها و فریب‌های پاپیت

تمہید فراہم سازد، آنگاہ خواہیم دانست کہ زمان عملکرد شگفت انگیز شیطان فرا رسیدہ و پایان نزدیک است۔" شہادت‌ها، جلد ۵، ۴۵۱۔

در این بخش از تسالونیکیان کہ مورد بررسی ماست، پولس پاپ را در پایان جهان با چہار اصطلاح متفاوت معرفی می‌کند۔ پاپ «مرد گناہ» است، او «پسر ہلاکت» است، او «راز بی‌قانونی» و «آن شریر» است۔ پولس افزون بر این چہار نام، چند ویژگی دیگر نیز برای پاپ بیان می‌کند، زیرا بہ ما آگاہ می‌سازد کہ پاپ، (کہ در روزگار پولس هنوز در آیندہ بود) «در زمان خود آشکار خواہد شد۔»

پاپ «در زمان خود آشکار می‌شد»؛ و روشن‌ترین برہان کتاب مقدسی—ہرچند بہ ہیچ روی تنہا حقیقت کتاب مقدسی نیست—این است کہ پاپ کلیسای روم همان ضد مسیح نبوت کتاب مقدس است؛ حقیقتی کہ بہ وسیلہ ہفت ارجاع متفاوت و مستقیم در کتاب مقدس تثبیت می‌شود کہ «زمانی» را مشخص می‌کنند کہ در آن پاپیت بر زمین سلطہ می‌یافت، همان «زمانی» کہ بشر آن را اعصار تاریک می‌نامد۔ کتاب مقدس با مشخص کردن مکررِ همان دورہ دقیق «زمان»، از ۵۳۸ تا ۱۷۹۸، کہ در آن پاپیت بر جهان فرمان می‌راند، پاپ را بہ عنوان پاپیت آشکار می‌سازد۔ پولس گفت کہ او در زمان خود آشکار خواہد شد۔

پولس ہمچنین تصریح می‌کند کہ این پاپ است کہ «مخالفت می‌ورزد و خویشتن را برتر از ہر آنچه خدا خواندہ می‌شود یا مورد پرستش است، برمی‌افرازد؛ چنان کہ همچون خدا در ہیکل خدا می‌نشیند و خود را خدا می‌نمایاند۔» این، در میان امور دیگر، نشان می‌دہد کہ ضد مسیح نبوت کتاب مقدس نمادی دینی است۔ او ہیٹلر یا اسکندر کبیر نیست۔ این امر، شناسایی پاپ را باز ہم محدودتر می‌سازد، زیرا او صرفاً یک مستبد دینی نیست، بلکہ مستبدی دینی است کہ مدعی است درون ہیکل خدا قرار دارد۔ ضد مسیح ادعا می‌کند کہ در درون کلیسای مسیحی بر مسند نشستہ است۔

بنا بر پولس و دانیال، ہنگامی کہ پاپ در کلیسای مسیحی مورد ادعای خویش است، خصلت شیطان را کہ آرزو داشت بر تخت خدا بنشیند و برتر از ہمہ چیز گردانیدہ شود، آشکار می‌سازد۔ می‌گویم پولس و دانیال، زیرا بیشتر مفسران کتاب مقدس اذعان دارند کہ ہنگامی کہ پولس نشان می‌دہد یکی از ویژگی‌های پاپ آن است کہ او یک خودشیفتہ کامل است، پولس صرفاً از توصیف دانیال درباره پاپ در فصل یازدہم کتاب دانیال نقل می‌کرد، آنجا کہ دانیال چنین ثبت می‌کند:

«و پادشاہ بر وفق ارادہ خویش عمل خواہد کرد؛ و خویشتن را برخواہد افراشت و خویشتن را فوق ہر خدایی بزرگ خواہد شمرد، و سخنان شگفت انگیز بر ضد خدای خدایان خواہد گفت، و کامیاب خواہد شد تا زمانی کہ غضب بہ انجام رسد؛ زیرا آنچه مقدر شدہ است، بہ وقوع خواہد پیوست۔» دانیال ۱۱:۳۶۔

جب پولس پوپ کی خودپسندانہ فطرت کا ذکر کرتا ہے تو وہ دانی ایل کی آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ پوپ ہی وہ ہے جو "ہر اُس سے جو خدا کہلاتا ہے یا معبود مانا جاتا ہے، مخالفت کرتا اور اپنے آپ کو اُس سے بلند کرتا ہے؛ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدس میں خدا بن کر بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔" دانی ایل کی وہ آیت جو پاپائیت کے کردار کی نشان دہی کرتی ہے، اُس "وقت" کا بھی حوالہ دیتی ہے جو اِس لیے مقرر کیا گیا تھا کہ "ظاہر" کرے کہ پاپائیت ہی دجال تھی، کیونکہ وہ یہ شناخت کرتی ہے کہ پاپائیت "کامیاب" رہے گی یہاں تک کہ "قہر پورا ہو جائے۔"

«خشم» در سال ۱۷۹۸ پایان یافت؛ از این رو دانیال در این آیہ - ہرچند این آیہ از ہفت موضع مستقیم در کتاب‌های دانیال و مکاشفہ کہ در آنها بہ تاریخ ۱۲۶۰ سالہ اشارہ شدہ است، نیست - با این حال، قدرت پاپی را بہ صراحت معرفی می‌کند و نشان می‌دہد کہ آن، چنان کہ یوحنا آن را می‌نامد، در سال ۱۷۹۸ «زخمی مہلک» دریافت کرد۔ بدین سان، این آیہ پایان دورہ حاکمیت پاپی را مشخص می‌سازد،

ھرچند مدت آن حاکمیت را تعیین نمی‌کند.

در این passage، پولس همچنین قدرتی را شناسایی می‌کند که در سال ۵۳۸ از به دست گرفتن سلطه بر جهان توسط papacy جلوگیری می‌کرد، آنگاه که اظهار داشت تسالونیکانی که به آنان می‌نوشت، این حقیقت خاص را از پیش می‌دانستند. او این پرسش را مطرح کرد: «آیا به یاد دارید که وقتی هنوز نزد شما بودم، این چیزها را به شما گفتم؟» او به آنان یادآوری می‌کند که از پیش می‌دانستند «چه چیزی باز می‌دارد» (یعنی مانع می‌شود) papacy را تا زمانی که «در وقت خود آشکار گردد». قدرتی که پیش از papacy وجود داشت و مانع از آن می‌شد که آن بر جهان مسلط گردد، همان قدرتی بود که هنگامی که پولس این نامه را نوشت، بر جهان حاکم بود. آن قدرت، روم مشرک بود. پولس نوشت که روم مشرک باید «از میان برداشته شود» تا papacy بتواند بر جهان مسلط گردد.

یہی فہم تھی جس نے ولیم ملر کو اس بات پر پہنچایا کہ دانی ایل کی کتاب میں جس قوت کو "روزانہ" سے ممثل کیا گیا ہے، وہ مشرکانہ روم تھا۔ ایڈونٹ ازم اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ ساخت، اور لہذا ولیم ملر کی تمام نبوتی فہم، دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں کے بارے میں اس کی سمجھ پر مبنی تھیں، اور یہ کہ یہ دونوں کتابیں مشرکانہ روم اور پاپائی روم کی دو ویران کرنے والی قوتوں کا بیان کرتی ہیں۔ تھسلیکیوں کے حوالے میں ملر، پہلے ہی یہ جانتے ہوئے (جیسا کہ اس کے زمانے میں ہر پروٹسٹنٹ جانتا تھا کہ پوپ دجال ہے)، جب اس نے یہ پہچانا کہ پاپائی اقتدار سے پہلے آنے والی تاریخی قوت مشرکانہ روم تھی، اور یہ کہ پولس نے بیان کیا تھا کہ پاپائیت کے زمین کے تخت پر متمکن ہونے سے پہلے مشرکانہ روم کا ہٹا دیا جانا ضروری تھا، تو اس نے پھر اس حقیقت کو دانی ایل کی کتاب اور "روزانہ" کے ساتھ مربوط کیا، جہاں تین مرتبہ اس کا حوالہ آتا ہے کہ پاپائیت کے دنیا پر قبضہ کرنے سے پہلے "روزانہ" کا "ہٹا دیا جانا" لازم تھا۔ پولس کی گواہی نے ملر کو یہ دیکھنے کے قابل بنایا کہ مشرکانہ روم دانی ایل کی "روزانہ" ہے، اور اس کے بعد وہ یہ پہچان سکا کہ دانی ایل کی دو ویران کرنے والی قوتیں مشرکانہ اور پاپائی روم ہیں۔ یہ سچائی ملیری تحریک کی بنیاد کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایڈونٹ ازم آج یقینی طور پر ملر کے کام کو رد کرتا ہے، لیکن وہ اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ دانی ایل میں "روزانہ" کے بارے میں ملر کی فہم کی ترقی کے اس اجمالی بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس قوت کے بارے میں پولس کہتا ہے کہ وہ پاپائی قوت کے ظہور کو اس وقت تک "روکے رکھتی" ہے جب تک اسے ہٹا نہ دیا جائے، وہ مشرکانہ روم تھا؛ یہی ان موضوعات پر ملر کی فکر کا درست تجزیہ ہے۔

جب دانیال کی کتاب مپی "یومیہ" کی سچائی کو بت پرست روم کی علامت کے طور پر سمجھا گیا—جو پاپائی روم کی اس سلطنت سے پہلے تھی جسے دانیال نے ویرانی کی مکروہ چیز کے طور پر پیش کیا تھا—تو ملر پھر بائبل کی نبوت کی سلطنتوں کے ساتھ متعلق نبوی اوقات کو پہچان سکا، اور جب اس کا ذہن ان بصیرتوں کے لیے کھولا گیا تو اس نے سچائیوں کا ایک سلسلہ مرتب کیا جو ایڈونٹزم کی بنیادوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سچائیاں 1843 اور 1850 کے ابتدائی چارٹس کی دو تختیوں پر ثبت ہو گئیں۔ یہی سچائیاں ایڈونٹزم کی بنیاد ہیں، اور ان کی بنا "وقت" کی پہچان پر تھی۔ وہ تاریخ کہ جب یہ بنیادیں قائم کی گئیں، حقیق کی تختیوں میں ایک بنیادی بحث ہے۔

آچہ در جداول حبقوق بدان اشارہ نشدہ، این است کہ بنیادہایی کہ بر پایہٴ زمان استوار بودند، ساختاری پدید آوردند کہ دیدگاہی را فراہم می‌ساخت کہ برای نسل آخر ضروری است تا دریابد حقایقی وجود داشت کہ بہ مثابہ بنیادہا نمودار شدہ بودند۔ نخستین حقیقتی وجود داشت کہ همان نخستین سنگِ نہادہ شدہ در بنیاد بود، اما «قربانی دائمی» در کتاب دانیال، نخستین حقیقتِ میلر نبود۔ حقیقتی کہ قرار بود بہ نخستین سنگِ بنیاد بدل شود، بنیادی کہ میلر برای بنای آن برانگیختہ شد، «ہفت زمان» لاویان بیست و شش بود؛ اما بدون حقیقتِ «قربانی دائمی»، میلر ساختارِ نبوتی را کہ لازم بود بشناسد تا بتواند پیام فرشتہ اول را عرضہ کند، تشخیص نمی‌داد۔ ساختار او قرار دادنِ نبوت در چشم‌اندازِ دو قدرتِ ویرانگر بود۔ میلر اژدہا (روم بت‌پرست) و وحش (پاپیت) را مورد خطاب قرار

می‌داد. فرشتهٔ سوم اژدها (سازمان ملل متحد)، وحش (پاپیت)، و نبی کاذب (ایالات متحده) را مورد خطاب قرار می‌دهد.

اگر کسی تمام نبوت‌های زمانی ارائه‌شده توسط میلری‌ها را بر دو نمودار مقدس پیشگامان بپذیرد—نه بعضی، بلکه همه را—آن شخص لازم است آن حقایق را شخصاً بررسی کند. چگونه می‌توانید آن‌ها را بپذیرید، اگر هرگز آن‌ها را مورد رسیدگی قرار نداده باشید؟ اگر کسانی که حقایق بنیادی را بررسی می‌کنند، آزمودن آن حقایق را مسئولیت شخصی خود سازند، و پس از آن همه آن حقایق را بپذیرند، آنگاه بر صخره بنا کرده‌اند، نه بر ریگ.

«بگذارید آنان که همچون دیدبانان خدا بر دیوارهای صهیون ایستاده‌اند، مردانی باشند که بتوانند خطرات را پیش از آنکه به مردم برسد ببینند—مردانی که بتوانند میان حق و باطل، و عدالت و ناراستی تمییز دهند.»

«این هشدار داده شده است: نباید اجازه داده شود هیچ چیزی وارد شود که بنیاد ایمان را، که از زمانی که پیام در سال‌های 1842، 1843 و 1844 آمد، بر آن بنا کرده‌ایم، برهم زند. من در این پیام بوده‌ام، و از آن زمان تاکنون در برابر جهان ایستاده‌ام، نسبت به نوری که خدا به ما داده است وفادار. ما قصد نداریم پاهای خود را از آن سکویی برداریم که بر آن نهاده شدند، در حالی که روز به روز با دعایی مشتاقانه خداوند را می‌طلبیدیم و در پی نور بودیم. آیا گمان می‌کنید که بتوانم نوری را که خدا به من داده است واگذارم؟ آن باید همچون صخره اعصار باشد. از همان زمان که به من داده شد، همواره مرا هدایت کرده است.» Review and Herald, April 14, 1903.

برای آن که کسانی که گوش فرا خواهند داد بتوانند نبوت‌های زمانی تاریخ میلریتی را تحلیل کنند، لازم است به ادوار تاریخی‌ای بنگرند که این نبوت‌های زمانی آن‌ها را نمایندگی می‌کنند. این امر بیانگر کار به تصویر کشیدن رویدادها بر روی یک خط زمانی است. هنگامی که دانشجوی نبوت به آن سطح از بررسی برسد که این ادوار نبوی را مورد توجه قرار دهد—ادواری که میلریتی‌ها آن‌ها را از کتاب مقدس شناسایی کردند و سپس گزارش تاریخی آن‌ها را تأیید نمود—در موقعیتی خواهد بود که دریابد تاریخ آغاز آن نبوت زمانی، به‌طور نمادین، تاریخ پایان همان نبوت را نمونه‌وار می‌نمایاند. از آن جایگاه دید، دانشجو باید بیاموزد که تاریخ تکرار می‌شود. و با استقرار این فهم، باید همچنین ببیند که عیسی پایان را با آغاز به تصویر می‌کشد.

اور اُس نبوی سلسلهٔ نبوت سی، جو دنیا کے اختتام کو "ہیکل کی تعمیر" کے طور پر پیش کرتا ہے، طالب علم کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اُس ہیکل پر، جو بنیاد پر تعمیر کی جاتی ہے، ایک آخری سنگِ کلاں رکھا جاتا ہے۔ اُسے یہ سمجھ میں آنا چاہیے کہ ہیکل کی وہ بنیاد جسے ظاہر کرنے کے لیے ملر استعمال ہوا (جو یسوع مسیح کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ یسوع مسیح کے سوا کوئی اور بنیاد نہیں رکھی جا سکتی)، ایک ایسی بنیاد تھی جو نبوی وقت پر تعمیر کی گئی تھی۔ چونکہ یسوع ابتدا کے ذریعے انتہا کو واضح کرتا ہے، اس لیے طالب علم کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ سنگِ کلاں، یعنی ہیکل کا آخری پتھر، بنیاد کے متوازی ہونا چاہیے۔ ملر کے لیے ہیکل کی بنیاد نبوی وقت تھی، لیکن اس کے باوجود وہ بنیاد یسوع مسیح ہی تھی۔

بحسب نعمة الله المعطاة لي، قد وضعتُ أنا، كبنائِ حكيم، الأساسَ، وآخرُ بيّني عليه. ولكن فليُنظر كل واحدٍ كيف بيّني عليه. لأنه لا يستطيع أحد أن يضع أساساً آخر غير الذي وضع، الذي هو يسوع المسيح. ١ كورنثوس ٣: ١٠، ١١.

پولس کار خویش را به‌عنوان برپا ساختن هیكلی معرفی می‌کند که بنیاد یا آغاز آن را او نهاده بود. او رسول امت‌ها بود و به‌کار گرفته شد تا بنیاد کلیسای مسیحی را بگذارد. در همان بخش، پولس همچنین بیان می‌کند که بدن‌های ما هیكل روح‌القدس است. همچنین هیكل سلیمان و قدس بیابان نیز

وجود دارند که همگی دارای بنیادهایی هستند که همگی در عیسی مسیح تمثیل یافته‌اند. بنیادی که میلر برای برپا ساختن آن به کار گرفته شد، هیکل آدونتیسیم بود، و بنیاد آن هیکل بی‌تردید عیسی مسیح است؛ اما به طور خاص‌تر، آن هیکلی است که با مصالحی روحانی و نبوی بنا می‌شود.

پس سنگ سرزایه نیز باید عیسی مسیح باشد؛ اما سنگ سرزایه همچنین باید مشتمل بر یک قاعده برجسته نبوی نیز باشد، زیرا به میلر مجموعه‌ای از قواعد داده شد که دربردارنده قاعده اصلی میلری‌ها، یعنی اصل «هر روز برابر با یک سال» بود. بدون آن قاعده، هیچ شناختی از نبوت زمانی وجود ندارد و بنابراین هیچ بنیادی نیز در کار نخواهد بود. در پایان نیز باید نظیری وجود داشته باشد که نمایانگر عیسی مسیح (بنیاد) باشد؛ نظیری که در درون مجموعه‌ای از قواعد، یک قاعده اصلی باشد و مکاشفه عیسی مسیح را برقرار سازد. آن قاعده، البته، قاعده «نخستین ذکر» است که نمایانگر آن صفت از منش مسیح است که پایان را از ابتدا معرفی می‌کند.

در ۲ تسالونیکیان، آنان که محبت حقیقت را برای نجات خویش نپذیرفتند، حقیقت را—چنان که در واژه یونانی مشتق از واژه عبری ساخته شده از سه حرف، که در عهد عتیق به «حقیقت» ترجمه شده است، بازنمایی می‌شود—رد کردند. گروهی که، چون دروغ را باور کردند، دچار آن گمراهی شدید می‌شوند، از بازگشت به راه‌های قدیم، یعنی مبانی آدونتیسیم چنان که بر دو نمودار مقدس به تصویر درآمده است، امتناع ورزیدند. پس، در عبارتی که مدتی است اکنون در نظر داشته‌ایم، چنین آمده است:

“فرشته نیرومندی که یوحنا را تعلیم داد، کسی جز عیسی مسیح نبود. نهادن پای راست خود بر دریا و پای چپ خود بر خشکی، نقشی را نشان می‌دهد که او در صحنه‌های پایانی نبرد عظیم با شیطان ایفا می‌کند. این موقعیت، قدرت و اقتدار مطلق او را بر تمامی زمین می‌رساند. این کشمکش از عصری به عصر دیگر نیرومندتر و قاطع‌تر شده است، و تا صحنه‌های پایانی نیز چنین ادامه خواهد یافت، آنگاه که کارکرد استادانه نیروهای ظلمت به اوج خود خواهد رسید. شیطان، متحد با مردمان شریر، تمامی جهان و کلیساهایی را که محبت حقیقت را نمی‌پذیرند، فریب خواهد داد. اما آن فرشته نیرومند توجه را مطالبه می‌کند. او با آواز بلند ندا می‌دهد. او باید قدرت و اقتدار آواز خود را به آنان که با شیطان برای مخالفت با حقیقت متحد شده‌اند، بنمایاند.” The Seventh-day Adventist Bible Commentary, volume 7, 971

در این عبارت پیشین، «کلیساهایی که محبت حقیقت را نپذیرفتند» همان باکرگان شریر و جاهل دانیال و متی هستند که عاموس ۸:۱۲ مشخص می‌سازد هنگامی آغاز خواهند کرد به جست‌وجوی پیام هشدار نهایی خدا، که دیگر بسیار دیر شده است. بسیار دیر شده است، زیرا آنان دروغی را درباره مبانی آدونتیسیم باور کردند. آدونتیسیم نخست در سال ۱۸۶۳ آغاز کرد به نوشیدن از آن دروغ، و از آن زمان به بعد، سراسر راه چیزی جز سراشیبی نبود.

آنچه اکنون می‌خواهم بنویسم، گمان می‌کنم کاملاً ذهنی باشد؛ اما از سال 1863 به این سو چه نور نبوتی تازه‌ای به آدونتیسیم وارد شد؟ الن وایت درباره پیام 1888 جونز و واگنر می‌گوید که آن همان پیامی بود که او سال‌ها عرضه می‌کرده است. ممکن است پیام آنان در سال 1888 برای آدونتیسیم تازه و تکان‌دهنده به نظر رسیده باشد، اما این تازگی و آن تکان، نه از پیامی جدید، بلکه از کوری‌ای پدید آمده بود که از سال 1863 بر قوم خدا مستولی می‌شد.

الن وایت آدونتیسیم را پیش از ۱۸۶۳ در وضعیت لائودیکیه شناسایی کرد؛ از این رو، کوری لائودیکیه پیش از ۱۸۶۳ نیز از پیش بر آدونتیسیم سایه افکنده بود؛ اما در ۱۸۶۳، کلیسا رسماً حقیقت مربوط به «هفت زمان» در لاویان بیست‌وشش را کنار نهاد، همان چیزی که نخستین «نبوت زمانی» بود که میلر کشف کرده بود. از ۱۸۶۳ تاکنون، هیچ نور نبوی‌ای در آدونتیسیم پدیدار نشده است! چه چیزی تغییر کرد؟

نخستین سنگ پی هیکل که بر زمان نبوی بنا شده بود و نمایانگر عیسی مسیح بود، در سال ۱۸۶۳ به وسیله ادونتیسمن کنار گذاشته شد. نخستین سنگی که میلر در پی هیکل نهاده بود، سنگی که بر زمان مبتنی بود، چنان که از سوی مسیح در کتاب دانیال عرضه شده بود، همان مسیحی که خویشتن را پالمونی، «شمارنده شگفت‌انگیز»، معرفی کرده بود، رد شد و به کناری نهاده شد. همان نخستین سنگی که میلر کشف کرده بود...

ҳангоме ки пешгӯии санги радшударо иқтибос мекард, ба воқеае воқеӣ мегӯяд» дар таърихи Исроил ишора менамуд. Ин ҳодиса бо бино кардани маъбади аввал вобаста буд. Гарчанде ки он дар замони аввалин омадани Масеҳ татбиқи махсус дошт ва мебоист бо қувваи махсус ба яҳудиён таъсир мерасонд, барои мо низ дарсе дорад. Вақте ки маъбади Сулаймон бино карда мешуд, сангҳои азим барои деворҳо ва таҳкурсии пурра дар кон омода карда мешуданд; пас аз он ки онҳоро ба ҷои сохтмон меоварданд, дигар набояд бар онҳо ягон асбобе ба кор бурда мешуд; коргарон танҳо бояд онҳоро дар ҷойи худ мегузоштанд. Барои истифода дар таҳкурсии як сангро, ки андозаи ғайриодӣ ва шакли хос дошт, оварда буданд; аммо коргарон барои он ҳеҷ ҷойе ёфта натавонистанд ва онро қабул накарданд. Вақте ки он бекор дар роҳи онҳо меҳобид, боиси озори онҳо мегардид. Муддати дароз он санги радшуда боқӣ монд. Аммо чун бинокорон ба гузостани санги ғуша расиданд, онҳо муддати дароз сустҷӯ карданд, то сангери биёбанд, ки андозаи кофӣ, қуввати кофӣ ва шакли муносиб дошта бошад, то он ҷойи махсусро ишғол намояд ва вазни бузургеро, ки бар он хоҳад афтод, бардорад. Агар барои ин ҷойи муҳим интихоби носавобе мекарданд, амнияти тамоми бино ба хатар меафтод. Онҳо бояд сангери меёфтанд, ки тавонад ба таъсири офтоб, сармо ва тӯфон муқовимат кунад. Дар вақтҳои гуногун чандин санг интихоб шуда буданд, вале зерӣ фишори вазнҳои азим пора-пора мешуданд. Дигарон озмоиши тағйироти ногаҳонии ҳаворо тоб оварда наметавонистанд. Аммо ниҳоят диққат ба ҳамон санге ҷалб шуд, ки ин қадар вақт рад гардида буд. Он ба ҳаво, ба офтоб ва ба тӯфон дучор шуда буд, бе он ки хурдтарин шикофери нишон диҳад. Бинокорон ин сангро санҷиданд. Он аз ҳар озмоиш гузашта буд, магар аз яке. Агар он озмоиши фишори сахтро тоб оварда метавонист, қарор доданд, ки онро барои санги ғуша қабул кунанд. Озмоиш анҷом дода шуд. Санг пазируфта шуд, ба ҷойи барои он таъиншуда оварда шуд ва маълум гардид, ки мутобиқати комил дорад. Дар рӯйи набавӣ ба Ишаёё нишон дода шуд, ки ин санг рамзи Масеҳ аст. Ў мегӯяд»

”خداوند لشکرها را خود تقدیس نماید؛ و بگذارید او خوف شما باشد، و بگذارید او هراس شما باشد. و او برای مقدّسی خواهد بود؛ اما برای هر دو خاندان اسرائیل سنگ لغزش و صخره مصادمه، و برای ساکنان اورشلیم دام و تله‌ای خواهد شد. و بسیاری از ایشان لغزیده، خواهند افتاد، و شکسته خواهند شد، و به دام خواهند افتاد، و گرفتار خواهند شد. نبی، در رؤیای نبوی، به زمان نخستین ظهور آورده می‌شود و به او نشان داده می‌شود که مسیح باید متحمل آزمایش‌ها و امتحان‌هایی گردد که نحوه رفتار با سنگ زاویه اصلی در هیکل سلیمان نماز آن بود. پس یهوه خداوند چنین می‌گوید: اینک من در صهیون سنگی را برای بنیادی می‌نهم، سنگی آزموده، سنگ زاویه‌ای گران‌بها، بنیادی استوار؛ هر که ایمان آورد، شتاب نخواهد کرد. اشعیا 28:16-13؛ 28:16.”

در حکمت بی‌نهایت، خدا سنگ بنیاد را برگزید و خود آن را نهاد. او آن را «بنیادی استوار» نامید. تمامی جهان می‌توانند بارها و اندوه‌های خویش را بر آن نهند؛ و آن توان تحمل همه را دارد. ایشان می‌توانند با امنیتی کامل بر آن بنا کنند. مسیح «سنگی آزموده» است. آنان که بر او توکل می‌کنند، او هرگز نومیدشان نمی‌سازد. او هر آزمایشی را متحمل شده است. او فشار گناه آدم و گناه نسل او را تحمل کرده، و بیش از فاتح از برابر قدرت‌های شر بیرون آمده است. او بارهایی را که هر گناهکار توبه‌کار بر او افکنده است، بر دوش کشیده است. در مسیح، دل گناهکار آسودگی یافته است. او بنیاد استوار است. همه آنان که او را تکیه‌گاه خود می‌سازند، در امنیتی کامل آرام می‌گیرند.

«در نبوت اشعیا، مسیح هم بنیاد استوار و هم سنگ لغزش اعلام شده است. رسول پطرس، که به الهام روح‌القدس می‌نوشت، به روشنی نشان می‌دهد که مسیح برای چه کسانی سنگ بنیاد است، و برای چه کسانی صخره عثرت:»

«اگر در حقیقت چشیده‌اید که خداوند کریم است. و نزد او می‌آیید، نزد آن سنگ زنده که هرچند از سوی مردم مردود شمرده شد، اما نزد خدا برگزیده و گران‌بهاست، شما نیز چون سنگ‌های زنده بنا می‌شوید تا خانه‌ای روحانی و کهناتی مقدس باشید، تا قربانی‌های روحانی را که به واسطه عیسی مسیح نزد خدا مقبول است، تقدیم کنید. از این رو نیز در کتاب آمده است: اینک، در صهیون سنگ زاویه‌ای اصلی، برگزیده و گران‌بها می‌نهم، و هر که به او ایمان آورد هرگز سرافکنده نخواهد شد. پس برای شما که ایمان دارید، او گران‌بهاست؛ اما برای آنان که نافرمان‌اند، همان سنگی که معماران مردود شمردند، سر زاویه گردیده است، و سنگ لغزش و صخره لغزاننده، برای همان کسانی که از کلام می‌لغزند، زیرا نافرمان‌اند.» اول پطرس 2:3-8.

«برای آنان که ایمان می‌آورند، مسیح بنیاد استوار است. اینان همان کسانی‌اند که بر صخره می‌افتند و درهم شکسته می‌شوند. تسلیم شدن به مسیح و ایمان به او در اینجا به تصویر کشیده شده است. بر صخره افتادن و درهم شکسته شدن، یعنی ترک کردن خودپارسی خویش و با فروتنی کودکی نزد مسیح آمدن، با توبه از تعدیات خود و ایمان به محبت آمرزنده او. و همچنین ما به واسطه ایمان و اطاعت است که مسیح را همچون بنیاد خویش بنا می‌نهم.»

«بر این سنگ زنده، یهودیان و نیز امت‌ها هر دو می‌توانند بنا کنند. این تنها بنیادی است که بر آن می‌توانیم با اطمینان بنا نهیم. آن قدر فراخ است که برای همگان بسنده باشد، و آن قدر استوار است که سنگینی و بار تمام جهان را برتابد. و از راه پیوند با مسیح، سنگ زنده، همه کسانی که بر این بنیاد بنا می‌کنند، خود نیز سنگ‌های زنده می‌شوند. بسیاری از اشخاص به واسطه کوشش‌های خویش تراشیده، صیقل داده، و آراسته می‌شوند؛ اما نمی‌توانند «سنگ‌های زنده» گردند، زیرا با مسیح پیوند ندارند. بدون این پیوند، هیچ‌کس نمی‌تواند نجات یابد. بدون حیات مسیح در ما، نمی‌توانیم در برابر طوفان‌های وسوسه پایدار بمانیم. ایمنی جاودانی ما وابسته به آن است که بر این بنیاد استوار بنا کنیم. امروز انبوهی از مردم بر بنیادهایی بنا می‌کنند که آزموده نشده‌اند. هنگامی که باران فرو ریزد، و تندباد خروشان شود، و سیلاب‌ها فرا رسند، خانه ایشان فرو خواهد افتاد، زیرا بر صخره جاودانی، یعنی مسیح عیسی، سنگ زاویه اصلی، بنیاد نشده است.»

«برای آنان که در کلام می‌لغزند و نافرمان‌اند، مسیح سنگ لغزش است. اما «همان سنگی که معماران رد کردند، سر زاویه شده است.» همانند آن سنگ مردود، مسیح نیز در مأموریت زمینی خویش بی‌اعتنایی و بدرفتاری را متحمل شده بود. او «خوار و از مردمان مطرود، مرد دردها و آشنا به غم بود؛ ... او خوار شمرده شد، و ما او را به حساب نیاوردیم.» اشعیا ۵۳:۳. اما زمانی نزدیک بود که او جلال یابد. به وسیله رستاخیز از مردگان، او «پسر خدا با قدرت» اعلام می‌شد. رومیان ۱:۴. در آمدن دوم خود، به عنوان خداوند آسمان و زمین آشکار می‌گردید. آنان که اکنون در شرف مصلوب ساختن او بودند، عظمتش را خواهند شناخت. در برابر تمامی کائنات، آن سنگ

مردود، سر زاویہ می گردید۔

”اور جس کسی پر یہ گرے گا، اُسے پیس کر غبار کر دے گا۔“ جن لوگوں نے مسیح کو رد کیا تھا، وہ بہت جلد اپنے شہر اور اپنی قوم کی تباہی دیکھنے والے تھے۔ اُن کی شوکت ٹوٹ جائے گی اور ہوا کے سامنے گرد کی مانند بکھر جائے گی۔ اور وہ کیا چیز تھی جس نے یہودیوں کو تباہ کیا؟ وہی چٹان، جس پر اگر وہ تعمیر کرتے تو وہ اُن کی سلامتی ہوتی۔ وہ خدا کی نیکی تھی جسے حقیر جانا گیا، وہ راستبازی تھی جسے ٹھکرایا گیا، وہ رحمت تھی جسے وقعت سمجھا گیا۔ انسانوں نے اپنے آپ کو خدا کے مقابل کھڑا کر دیا، اور جو کچھ اُن کی نجات ہوتا، وہی اُن کی ہلاکت میں بدل گیا۔ جسے خدا نے زندگی کے لیے مقرر کیا تھا، اُسی کو اُنہوں نے موت کے لیے پایا۔ یہودیوں کے ہاتھوں مسیح کی مصلوبیت میں یروشلم کی تباہی مضمّر تھی۔ کلوری پر بہایا گیا خون وہ بوجھ تھا جس نے اُنہیں اس جہان اور آنے والے جہان دونوں کے لیے تباہی میں ڈبو دیا۔ عظیم آخری دن میں بھی ایسا ہی ہوگا، جب خدا کے فضل کو رد کرنے والوں پر عدالت نازل ہوگی۔ مسیح، جو اُن کے لیے ٹھوکر کی چٹان تھا، اُس وقت اُن پر ایک انتقام لینے والے پہاڑ کے طور پر ظاہر ہوگا۔ اُس کے چہرے کا چلال، جو راستبازوں کے لیے زندگی ہے، شریروں کے لیے بھسم کر دینے والی آگ ہوگا۔ محبت کے رد کیے جانے اور فضل کے حقیر جانے جانے کے سبب گنہگار ہلاک کیا جائے گا۔

»عیسیٰ با تمثیل های بسیار و هشدارهای مکرر نشان داد که نتیجه رد کردن پسر خدا از سوی یهودیان چه خواهد بود. او در این سخنان، همه کسان را در هر عصر مخاطب قرار می داد که از پذیرفتن او به عنوان نجات دهنده خود سر باز می زنند. هر هشدار برای آنان است. هیکل بی حرمت شده، پسر نافرمان، باغبانان دروغین، بنایان خوارشمار، همتای خود را در تجربه هر گناهکار دارند. مگر آنکه توبه کند، همان سرنوشتی که آنها پیشاپیش ترسیم می کردند، از آن او خواهد بود.« Desire of Ages, 597-600.

ما این موضوع را در مقاله بعدی ادامه خواهیم داد.